___/___/202 CSS 2024 Day:______

س=۱: جزاو سزا کے اسلامی تصور کی وضاحت......؟

ج= **یوم جزاو سزا کا اسلامی تصور**

اسلام میں یوم جزاوسزا کا تصور ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس تصور کو عقیدہ کی حیثیت حاصل ہے جسے عقیدہ آخرت کہا جاتا ہے۔

لغوی معنی: عقیدہ آخرت کے لغوی معنی حساب کے ہے۔

اصطلاحی معنی: اصطلاح میں عقیدہ آخرت سے مراد اس بات پر یقین رکھنا کہ یہ دنیا عارضی ہے اور انسان کو موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اس کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا اور اس کو اعمال کے مطابق جزاو سزا دی جائے گی جو کہ ابدی ہوگی۔

عقیدہ آخرت کے اہم جزو

• دنیا کی عارضی ہونے پر یقین

عقیدہ آخرت کا پہلا جزو اس بات پر یقین رکھنا ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اس زندگی کو ایک نہ ایک دن موت کا ذائقہ ضرور چکھنا ہے۔

• عالم برزخ پر یقین

عالم برزخ پر یقین سے مراد یہ ہے کہ انسان بات پر پختہ یقین رکھے کہ موت کے بعد اس کا ٹھکانہ قبر ہے۔

آیت: "اور مرنے کے بعد انسان کی روحوں اور اعمالوں کو الگ الگ مقام پر رکھا جائے گا۔"

• یوم الحساب پر یقین

یوم الحساب پر یقین سے مراد ہے کہ مرنے کے بعد انسان

___/___/202   Day:______

کو دوبارہ زندہ کیا جائے اور اللہ پاک کے حضور اس کو اس کے اعمال کے ساتھ پیش کیا جائے جہاں اس کے اعمال کا حساب ہوگا۔

۷) جنت اور دوزخ پر یقین

اس سے مراد ہے کہ انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جنت یا دوزخ دی جائے گا جو کہ ابدی ٹھکانہ ہوگا۔ نیک اعمال کے حامل لوگوں کا مقدر جنت ہوگی جو کہ ایک بہترین جگہ ہے جبکہ برے اعمال کے لوگوں کو عذاب الٰہی دیا جائے گا اور جہنم ان کو ٹھکانہ ہوگی جو کہ ایک بدترین ٹھکانہ ہے۔

آیت:" اور جو توبہ نہ کریں ان کے لیے جہنم ہے"

عقیدہ آخرت دین اسلام کی اساس ہے۔ اس عقیدہ پر یقین رکھے بغیر انسان کا دین اور ایمان مکمل نہیں ہوتا ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر آپ ﷺ تک تمام انبیاء کرامؑ نے عقیدہ آخرت پر کامل یقین رکھنے کی تلقین کی۔ اسلام کے برعکس دوسرے مذاہب جیسے ہندومت وغیرہ میں اخروی زندگی کا تصور موجود نہیں۔ ہندومت میں انسان کو مرنے کے بعد جلا دیا جانا اور اس تصور کے ساتھ اب انسان کا خاتمہ ہوگیا اور کسی قسم کی جزا و سزا مرنے والے انسان کے ساتھ ممکن نہیں۔ کیونکہ اس کا جسم راکھ بن گیا ہے۔ دین اسلام ایک بہترین اور مکمل دین ہے جو انسان کو دنیا کی رنگینیوں میں مگن کرنے کے لیے نہیں چھوڑ

دینا بلکہ انسانوں کو عقیدہ آخرت کی صورت زندگی کو بہترین طریقہ سے گزارنے کا حکم دینا ہے تاکہ اخروی زندگی آرام دہ اور باعث فخر ہو۔

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات

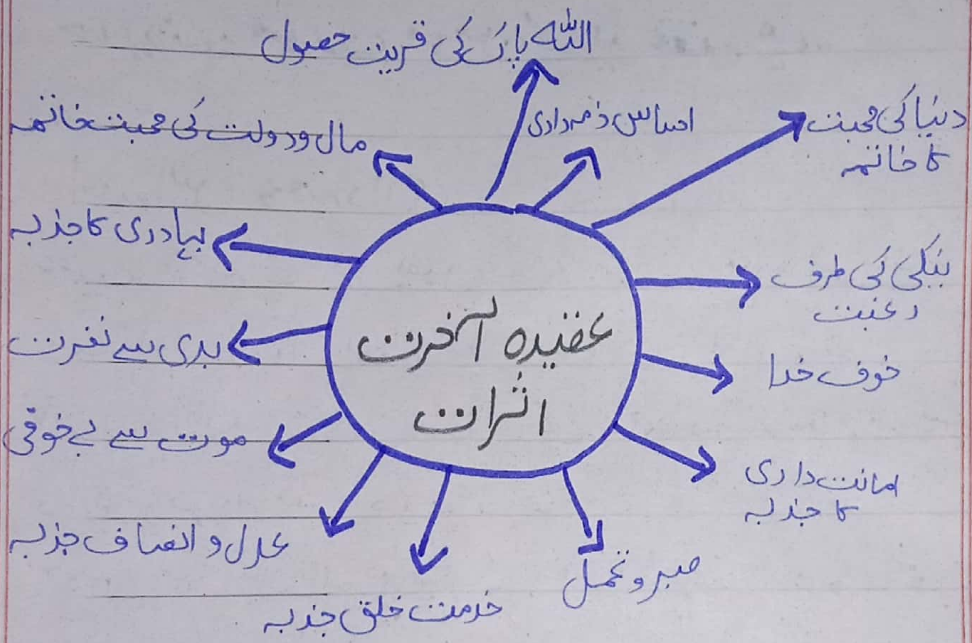

۱۔ اللہ پاک کی قربت کا حصول

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان کو بھی اللہ پاک کی قربت حاصل ہوتی ہے۔ انسان میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اللہ پاک کے ہر حکم پر عمل کرے، تمام عبادات کو دل سے پورا کرے تاکہ اللہ پاک سے تعلق مضبوط ہو اور آخرت میں اللہ پاک کے عذاب سے محفوظ رہ سکے۔

آیت: "اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ سے تعلق مضبوط رکھو۔"

___/___/202   Day:______

- بہادری وشجاعت

عقیدہ آخرت انسان میں بہادری وشجاعت پیدا کرتا ہے۔ انسان میں موت کا خوف ختم ہوجاتا ہے۔ پھر وہ دین اسلام کی راہ میں جان کا نذرانہ دینے سے بھی نہیں کتراتا۔ وہ بہادری سے سرشار ہو جاتا ہے۔

حدیث: **موت مومن کے لیے تحفہ ہے۔**

- احساس ذمہ داری

عقیدہ آخرت پر یقین سے انسان میں احساس ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔ اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اگر دنیا کی زندگی اسلام کی تعلیمات کے مطابق بسر کی تو آخرت میں جنت کا تحفہ ملے گا اور اگر دنیا کی ہوس میں گرفتار ہوگیا تو دنیا و آخرت دونوں ہی برترین ہوگی۔ لہذا وہ ذمہ داری کے ساتھ اسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتا ہے۔

حدیث = **دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔**

یعنی انسان دنیا میں جو بوئے گا وہی آخرت میں کاٹے گا۔

- سچ بولنے کا جذبہ

آخرت پر یقین رکھنے والا شخص ہمیشہ کوشش کرتا ہے کہ جب بھی کچھ بولے تو ہمیشہ سچ بولے اور جھوٹ سے اجتناب کرے۔ وہ سچ کو اپنی زندگی

کا حصہ بنا دیتا ہے۔

آیت: سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

سچ بولنا انسان کی شان کا ذریعہ ہے اور جبکہ جھوٹ انسان کو ہلاک کر دیتا ہے لہٰذا عقیدہ آخرت پر کامل یقین رکھنے والا شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اور جھوٹ سے نفرت کرتا ہے۔

○ نیکی سے رغبت اور بدی سے نفرت

عقیدہ آخرت انسان میں نیکی کی طرف رغبت اور بدی سے نفرت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ انسان کو نیکی کی طرف گامزن کرتا ہے کیونکہ انسان کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نیکی کر کے ہی آخرت میں جنت کو پا سکتا ہے اور بدی دوزخ کا باعث ہے۔

آیت: نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

○ دنیا کی محبت کا خاتمہ

عقیدہ آخرت انسان میں دنیا کی محبت کو ختم کر دیتا ہے اسے آخرت کی محبت سے سرشار کر دیتا ہے۔ کیونکہ عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والے شخص کو یہ معلوم ہوتا ہے یہ دنیا اصل حقیقت نہیں۔ یہ عارضی ہے اور اس کی رنگینیاں انسان کو اس کے اصل مقصد سے پھیر دیتی ہیں۔ اس لیے وہ دنیا میں مگن نہیں ہوتا ہے

اس کو ایک عارضی ٹھکانہ سمجھ کر زندگی بسر کرتا ہے

آیت: اور یہ دنیا محض دھوکہ کے سوا اور کچھ نہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

دنیا کی زندگی مومن کے لیے قید خانہ ہے۔

○ امانت داری کا جذبہ

عقیدہ آخرت انسان میں امانت داری کے جذبہ کو فروغ دیتا ہے۔ اس بددیانتی سے محفوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ بددیانتی انسان کے تمام اعمال کی تباہی کی تباہی کا باعث ہے۔

○ صبر و تحمل کا جذبہ

آخرت پر یقین رکھنے سے انسان میں صبر و تحمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ دنیا کی آزمائشوں اور تکالیف پر صبر و تحمل کرتا ہے۔ ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہے۔ کیونکہ یہ دنیاوی مصیبتیں تو عارضی ہے جبکہ صبر کا بدلہ دائمی ہے۔ صبر کے ذریعے اللہ پاک کے ساتھ کا حصول ہوتا ہے۔

آیت: بے شک اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

- عدل و انصاف کا جذبہ و شوق

عقیدہ آخرت انسان میں عدل و انصاف کا شوق پیدا کرتا ہے۔ انسان دنیاوی ہر معاملہ میں عدل کرتا ہے۔ لوگوں کے ساتھ ناانصافی کرنے سے گریز کرتا ہے۔

آیت: بے شک اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

- خدمت خلق کو فروغ

آخرت پر یقین انسان میں اچھا اخلاق پیدا کرتا ہے اور خدمت خلق کو فروغ دیتا ہے کیونکہ عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے والے انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پاک اپنے ~~گناہ~~ حقوق تو معاف کر سکتے ہیں مگر حقوق العباد نہیں۔ پھر انسان میں غریبوں سے محبت، مسائین سے شفقت، محتاجوں کی مدد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

خلاصہ

عقیدہ آخرت انسان کی زندگی پر بے شمار مفید اثرات مرتب کرتا ہے جو کہ نہ صرف اس کو اس عارضی دنیا میں فائدہ دیتے

___/___/202 Day:______

ہیں بلکہ اخروی زندگی کی کامیابی کی ضمانت بھی ہیں۔ عقیدہ آخرت، دین اسلام اور انسان کے کامل ایمان کی پختگی کا ذریعہ ہے اور انسان کی نجات کا باعث ہے۔ مزید یہ کہ عقیدہ آخرت دین اسلام کو اور مسلمانوں کو دوسرے مذاہب اور ان کے ماننے والوں سے ممتاز ترین بنا دیتا ہے۔

س:۲- خطبہ حجتہ الوداع کی روشنی میں اسلام میں دیئے .... اصولوں کی وضاحت کریں۔

ج۔ پس منظر

خطبہ حجتہ الوداع سے مراد وہ خطبہ ہے جو آپ ﷺ نے حج کے موقع پر ۹ ذوالحج کو میدان عرفات کے مقام پر دیا۔ خطبہ حجتہ الوداع انسانی حقوق کا علمبردار ہے۔ اس خطبہ کو اسلامی تاریخ میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ آپ ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع میں انسانی حقوق بیان فرمائے۔ یہ وہ زمانہ تھا جہاں انسانی حقوق اور یہاں تک ان کا تصور بھی موجود نہ تھا۔ لوگ اپنی بنیادی حقوق سے بھی

ناواقف تھے۔ ظلم و ستم، قتل و غارت، جان، مال و عزت کی پامالی عام تھی۔ اس دور میں آپ ﷺ نے انسانی حقوق پیش کر کے جہالت کے اندھیروں کو پاش پاش فرمایا۔ خطبہ حجۃ الوداع کو انسانی حقوق کا **پہلا چارٹر** کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع میں بیان کردہ انسانی حقوق

○ غلاموں کے حقوق

آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر غلاموں کے حقوق بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم کھاؤ ان کو بھی کھلاؤ، جو تم خود پہنو تم ان کو بھی پہنو۔ اگر ان سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو تم ان کو معاف کر دو اور اگر معاف نہ کر سکو تو ان کو سزا کے بجائے آزاد کر دو۔

○ جان و مال کے تحفظ کا حق

آپ ﷺ نے انسانی حقوق بیان کرتے ہوئے لوگوں کو ایک دوسرے کے مال و جان کے تحفظ کا بھی حکم دیا۔ کیونکہ مال ایک فتنہ ہے۔ اس کی حرص انسان کو دوسرے انسان کا دشمن بنا دیتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری جان اور مال ایک دوسرے پر حرام کر دی گئی ہیں۔

اس سے سبق ملتا ہے کہ کسی شخص پر بے

جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کے مال وجان کو نقصان پہنچائے۔

۰) مساوات کا درس

آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں مساوات پر زور دیا اور فرمایا: "کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ اگر ہے تو صرف تقویٰ کی بنیاد پر۔"

اس سے یہ آیاں ہوتا ہے کوئی شخص کسی دوسرے پر فضیلت نہیں رکھتا سوائے اس کے وہ پرہیزگار ہو۔

۰) حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم

آپ ﷺ نے حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم فرماتے ہوئے فرمایا: **اے لوگو!** کہیں ایسا نہ ہو کہ تم روز قیامت اس حالت میں آؤ دنیا کا بوجھ تمہارے کندھوں پر یا گردن پر رکھا ہو تو میں اس وقت تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔"

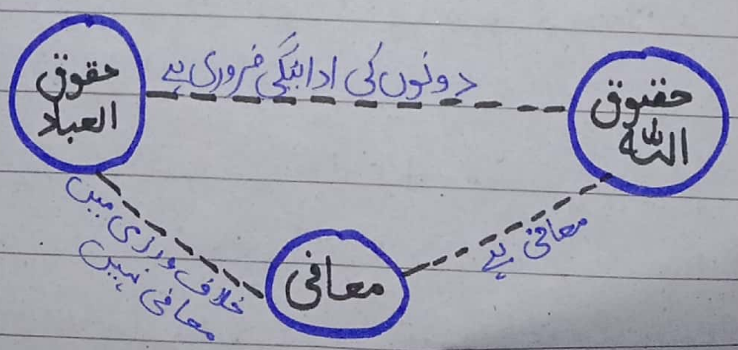

___/___/202 Day:______

۰) نومولود کا حق

آپؐ ایک عظیم شخصیت اور اللہ پاک کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ نے صرف نوجوانوں، بوڑھوں کے حقوق بیان فرمائے بلکہ نومولود کا حق بھی وضع فرمایا۔ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: نومولود بچہ کی نسبت اسی کے ساتھ ہے جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ اور بدکاری کا مقدر پتھر ہے۔

۰) حق وراثت

آپؐ نے لوگوں کو حق وراثت کے متعلق فرمایا کہ اللہ پاک نے سب کو ان کا حق دے دیا ہے اب کوئی کسی وارث کے بارے میں وصیت نہ کرے حق وراثت کے متعلق لوگوں کو بیان کر وضع کردیا کہ اللہ پاک نے خود وراثت کے متعلق لوگوں کو بتادیا ہے ہر ایک کا حصہ مقرر فرمایا ہے لہٰذا کوئی کسی کے حق میں کمی نہ فرمائے۔

۰) بھائی چارہ کا درس

آپؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر بھائی چارہ کو فروغ دیا اور فرمایا: **تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔** آپؐ نے مسلمانوں کو بھائی چارہ کی لڑی میں پرو دیا

___/___/202 Day:______

۔ امانت داری کا حکم

آپ ﷺ نے فرمایا تم میں کسی کے پاس جس کا مال موجود ہے وہ اسے اس کے مالک تک واپس پہنچائے۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ بددیانتی کا راستہ چھوڑ دیں اور امانت داری کو اپنا پیشہ بنائے۔

۔ قرض کی ادائیگی کا حکم

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ فرمایا کہ قرض قابل ادائیگی ہے اسے واپس کیا جائے اور عاریتاً لی ہوئی چیز بھی لوٹائی جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان جب کسی دوسرے شخص سے قرض لے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسے واپس بھی کرے ورنہ انسانی حقوق کی پامالی ہوتی ہے۔

۔ عورتوں کے حقوق

آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر عورتوں کے حقوق کے بارے میں ہدایت دی اور فرمایا تم پر فرض ہے کہ تم عورت کی ضرورت پوری کرو۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھو۔ ان کے ساتھ حسن سلوک روا رکھو۔ ان سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو معاف کر دیا کرو۔ تم اپنی بیوی کا لباس ہو اور تمہاری بیوی تمہارا لباس ہے

تم معاشرت میں ان کے ساتھ انصاف کرو۔
آپ ﷺ نے فرمایا: **تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھا ہے۔**
اسلام میں عورتوں کو خاص مقام حاصل ہے جو دنیا کے کسی بھی اور مذاہب میں موجود نہیں۔ دیگر مذاہب عورتوں کو حقیر سمجھتے ہیں جبکہ اسلام ان کو اچھا مقام عطا کیا۔
ماں کے صورت میں جنت کا تحفہ دیا۔
حدیث: جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔
بیٹی کی صورت میں رحمت قرار دیا۔
بیٹی رحمت ہے اور بیٹا نعمت ہے۔
بیوی کی شکل میں خاوند کا لباس قرار دیا
حدیث: بیوی خاوند کا لباس ہے اور خاوند بیوی کا لباس ہے۔

آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی مردوں کو حکم دیا کہ وہ ان کے حقوق ادا کریں ان کو باعزت مقام دیں اور ان کے معاملہ میں اللہ پاک سے ڈرتے رہیں۔

خلاصہ

خطبہ حجۃ الوداع انسان تاریخ میں انسانی حقوق کی بہترین ترجمانی کرتا ہے۔ اس جیسا

___/___/202 Day:______

انسانی حقوق کا چارٹر نہ آج تک کسی نے پیش کیا اور نہ ہی کبھی پیش کیا جاسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے عورتوں، غلاموں، نومولود وغیرہ سب کے حقوق وضع فرمادیے۔ اس کے ساتھ نسلی تفاخر کا خاتمہ کیا اور اصل معیارِ عزت تقوی کو قرار دیا۔ اور ساتھ ہی مسلمانوں کو بھائی چارہ کے رشتے میں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک فرمایا۔ بے شک خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کا اصل ترجمان ہے۔

س:3۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زکوۃ و صدقات کا نظام بیان کریں......؟

ج۔ **تعارف**

زکوۃ کے لغوی معنی: پاک صاف کرنا، پھلنا پھولنا کے ہیں

اصطلاحی معنی: مال و دولت سے ایک سال کا وقت گزرنے کے بعد ایک مقررہ رقم اللہ پاک کی راہ میں ادا کرنا ہے۔

صدقہ اصطلاحی معنی: صدقہ سے مراد ہے کہ اپنے مال و دولت سے کچھ حصہ اللہ پاک کی راہ میں اللہ پاک کی خوشنودی کے حصول کے لیے صرف کرنا ہے۔

اسلام میں زکوۃ و صدقات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

قرآن کریم کی روشنی میں زکوۃ کی اہمیت

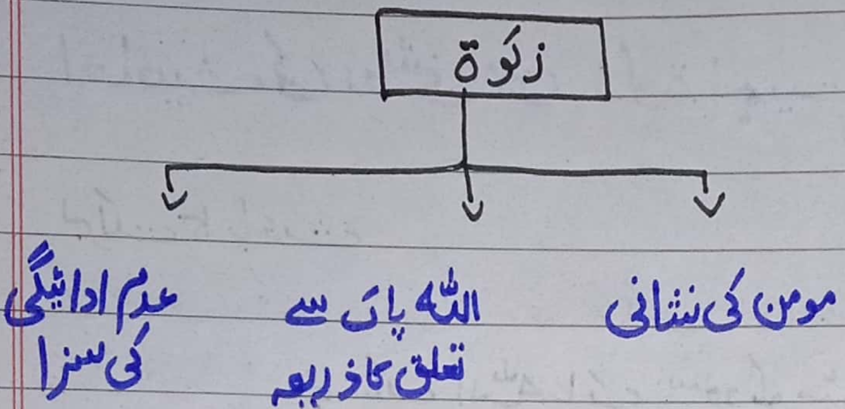

① مومن کی نشانی

اللہ پاک نے قرآن مجید میں مومنین کی نشانیاں بیان فرماتے ہوئے فرمایا:

"اور وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔"

② اللہ پاک سے تعلق کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ سے تعلق کی مضبوطی کا ذریعہ زکوۃ و نماز کی ادائیگی ہے۔ یہ دونوں اعمال انسان کو اللہ پاک کے قریب کر دیتے ہیں۔

"اے ایمان والو! نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور اللہ پاک سے تعلق مضبوط رکھو۔"

CamScanner

___/___/202 Day:______

- عدم ادائیگی کی سزا

اللہ پاک نے زکوٰۃ کی عدم ادائیگی کی سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اور جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کے لیے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے۔

احادیث کی روشنی میں زکوٰۃ اہمیت

- برکت کا باعث

آپ ﷺ نے زکوٰۃ وصدقات کو برکت کا باعث قرار دیا۔ فرمایا بے شک اللہ پاک سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

- عدم ادائیگی کی سزا

آپ ﷺ نے زکوٰۃ کی عدم ادائیگی کی صورت میں سزا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ پاک کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو روزِ قیامت یہ مال و دولت ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا اور ان کے حلقوں کا طوق بن جائے گا۔

قرآن کریم و احادیث کی روشنی سے یہ معلوم ہوتا ہے دین اسلام میں زکوٰۃ وصدقات کو خصوصی حیثیت حاصل ہے اور عدم ادائیگی عذابِ الٰہی کا موجب ہے۔

آپ ﷺ نے صدقہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا: روز صدقہ ادا کیا کرو کیونکہ مصیبت صدقہ سے آگے قدم نہیں رکھتی۔
اسلام نے مسلمانوں کو صرف زکوۃ کی ادائیگی کا حکم نہیں دیا بلکہ مصارفین زکوۃ بھی وضع کیے تاکہ زکوۃ و صدقات کی رقم ان کے اصل حق داروں تک پہنچ سکے۔

مصارفین زکوۃ

- **مسافر:** ایسا شخص جو مالی لحاظ سے سفر کے دوران مشکل کا شکار ہو اس کی زکوۃ سے مدد کی جا سکتی ہے۔
- **غرباء:** ایسا شخص جو زندگی کی بنیادی ضروریات پوری کر سکے اور لوگوں سے مدد مانگتا ہو۔
- **مساکین:** وہ لوگ جو غریب ہو مگر اپنا ہاتھ کسی کے سامنے نہ پھیلاتے ہوں۔
- **مولفتہ القلوب:** سے مراد کسی کو اسلام کی طرف راغب کرنے کے لیے زکوۃ کا استعمال کرنا ہے۔
- **فی سبیل اللہ:** سے مراد زکوۃ کو اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا مثلاً جنگ میں، مشکل میں پھنسے غیر مسلم کو۔
- **عاملین زکوۃ:** سے مراد وہ لوگ ہیں جو محکمہ زکوۃ میں برسرروزگار ہو۔ ان کی تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے۔
- **مقروض:** ایسے مقروض جو قرض ادا کرنے کے قابل نہ

ان کے قرض کی ادائیگی کے لیے بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

اسلام میں نظامِ زکوٰۃ و صدقات

اسلام میں وضع کیا گیا ہے کہ کن افراد پر زکوٰۃ دینا لازم ہے:

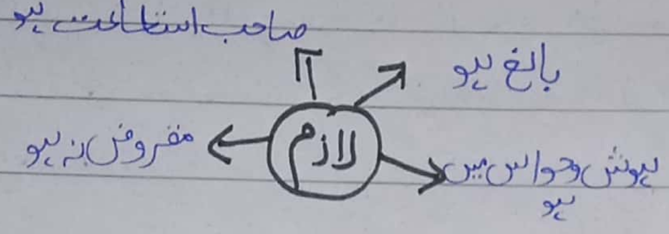

اسلام میں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ کن افراد پر زکوٰۃ کی رقم خرچ نہیں کی جاسکتی

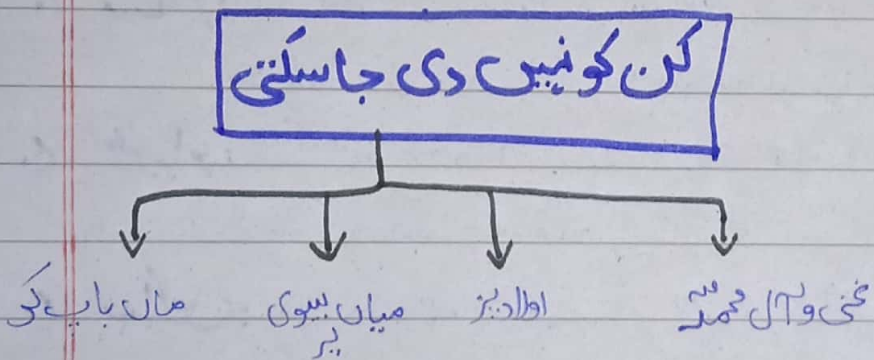

زکوٰۃ کا تناسب

	زکوٰۃ
ساڑھے سات تولہ سونا	2.5% زکوٰۃ
52 تولہ چاندی	2.5%
ان کے برابر مال و دولت	2.5%
5 اونٹ	1 اونٹ
بارانی زمین	10%

___/___/202 Day:______

5./. آبپاشی والی زمین

اسلام نے ایک مکمل اور جامع زکوٰۃ وصدقات کا نظام پیش کیا۔

اثرات

٠) روحانی زندگی پر اثرات

٠) تزکیہ نفس ذریعہ

زکوٰۃ کا سب سے اہم روحانی اثر تزکیہ نفس کا ذریعہ ہے۔

آیت: اے نبی ! ان کے مالوں سے زکوٰۃ وصدقات دیں اور ان کا تزکیہ نفس کریں۔

٠) اللہ پاک سے تعلق مضبوطی کا ذریعہ

زکوٰۃ کی ایک اہم فائدہ اللہ پاک سے تعلق کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی انسان کو اللہ پاک سے قریب کردتی ہے۔

آیت: اے ایمان والو! نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ پاک سے تعلق مضبوط رکھو۔

٠) روحانی و قلبی سکون کا باعث

زکوٰۃ مسلمانوں پر فرض ہے۔ جب مسلمان زکوٰۃ ادا کرتے ہے تو وہ اپنے فرض کی ادائیگی

کردیتا ہے جس سے اس کو ذہنی، روحانی و قلبی سکون میسر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کو یہ چیز عیاں ہے کہ زکوۃ کی ادائیگی اس کی دنیا و آخرت کو سنوار دے گی۔ کیونکہ زکوۃ کی عدم ادائیگی عذاب الٰہی کی باعث ہے۔

آیت: اور جو لوگ زکوۃ ادا نہیں کرتے ان کے لیے دردناک عذاب کی خوش خبری ہے۔

اخلاقی اثرات

۱) احساس ذمہ داری

زکوۃ کی ادائیگی انسان میں احساس ذمہ داری پیدا ہوتی ہے کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ صاحب استطاعت ہے تو اسے ایک مقررہ رقم ہر سال ادا کرنی ہوتی ہے۔ جس سے وہ ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے زکوۃ وقت پر ادا کرتا ہے۔

۲) زکوۃ کی ادائیگی۔ مومنین کی صفات کا حصول

زکوۃ ادا کرنے سے انسان وہ صفات اپنا لیتے ہے جو مومنین کی ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑی مومن کی نشانی ہے کہ وہ زکوۃ دیتا ہے۔ زکوۃ کا منکر نہیں ہوتا۔

آیت: اور وہ لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں۔

سماجی اثرات

۹) ارتکاز دولت کا سبب

زکوٰۃ معاشرے میں ارتکاز دولت کا سبب ہے۔ اس سے دولت امراء کے ہاتھوں میں ہی نہیں رہتی بلکہ غرباء تک بھی پہنچ جاتی ہے اور معاشرہ ترقی سے پروان چڑھتا ہے۔

آیت: اور ان کے امراء سے لی جاتی ہے اور غرباء میں تقسیم کردی جاتی ہے۔

امراء ---------- زکوٰۃ ---------- غرباء

۱۰) طبقاتی کشمکش خاتمہ

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرہ میں سے طبقاتی کشمکش ختم ہوجاتی ہے۔ امیر اور غریب میں فرق کم ہوتا ہے۔ امیر غریب کا کلچر زوال کا شکار ہوتا ہے۔

حدیث: "اور یہ نہ ہو کہ مال و دولت تمہارے امراء میں گردش کرتی رہ جائے"

۱۰) بھائی چارہ کا قیام

زکوٰۃ معاشرے میں بھائی چارہ کو فروغ دیتی ہے۔ کیونکہ جب امیر جب اپنے مال سے

__/__/202   Day:______

خاص مقدار میں رقم غرباء کو دیتا ہے تو ان میں محبت اور بھائی چارہ کا جذبہ پروان چڑھاتا اور پیار و محبت جنم لیتی ہے۔

۷) معاشرتی جرائم کا خاتمہ

زکوۃ کے ذریعہ معاشرے سے جرائم کا خاتمہ ہوتا۔ زکوۃ دینا والا اپنی رقم جمع کرکے نہیں رکھتا اور نہ کسی ناجائز کاروبار میں صرف کرتا ہے بلکہ نیک کام میں لگتا ہے جبکہ غریب افراد چوری، ڈکیتی، قتل و غارت، فسادات وغیرہ جرائم سے محفوظ رہتے ہیں۔

خلاصہ

اسلام کا نظام زکوۃ و صدقات اس کو دوسرے مذاہب پر فوقیت دیتا ہے۔ دنیا کے کسی مذہب میں غرباء کے متعلق نہیں سوچا گیا جتنا کہ اسلام میں ہے۔ کیپٹلزم کے نظام میں دولت چند ہاتھوں میں محدود رہتی ہے جبکہ کمیونزم میں انسان دولت کی ملکیت سے خالی ہوتا۔ اس کے برعکس اسلامی نظام دولت کی منصفانہ تقسیم کو فروغ دیتا۔ موجودہ دور میں اسلامی ممالک میں اگرچہ زکوۃ کا نظام موجود ہے مگر کئی ممالک میں یہ نظام کھوکھلا ہو چکا ہے اور کئی صاحب

___/___/202 Day:______

استطاعت زکوٰۃ کی ادائیگی سے کتراتے اور بچتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے زکوٰۃ کے اسلامی نظام کو اسلامی اصولوں پر مبنی ہی اصل ساخت میں قائم کیا جائے تاکہ غرباء و امراء میں فرق کم ہو سکے۔

س 7: سماجی انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام کے معاشی نظام بیان کریں ....؟

تعارف

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر پہلو کے متعلق انسانوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔ جہاں سیاسی زندگی و انفرادی زندگی و اجتماعی زندگی ہو یا پھر معاشی زندگی ہر ایک متعلق رہنما اصول وضع کیے ہیں۔ دین اسلام کا معاشی نظام ایک کلی اور جامع نظام ہے جو دنیا کے معاشی نظاموں سے نہ صرف بہتر ہے بلکہ ایک اپنا نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اسلام کا معاشی نظام حلال و حرام، جائز و ناجائز اور انصاف کے اصولوں پر کھڑا ہے۔

کیپٹلزم کا نظام دولت کو چند افراد کے ہاتھوں میں ہی محدود رکھتا ہے۔ امیر، امیر سے امیر تر ہوتا جاتا ہے اور غریب، غریب سے غریب تر ہوتا ہے اور غربت کے جال میں

پھنس جاتا ہے۔

کمیونزم کے معاشی نظام میں کوئی شخص مال و دولت کا مالک نہیں ہوتا ہے۔ یہ دونوں نظام اسلامی معاشی نظام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

اسلامی معاشی نظام کے اصول

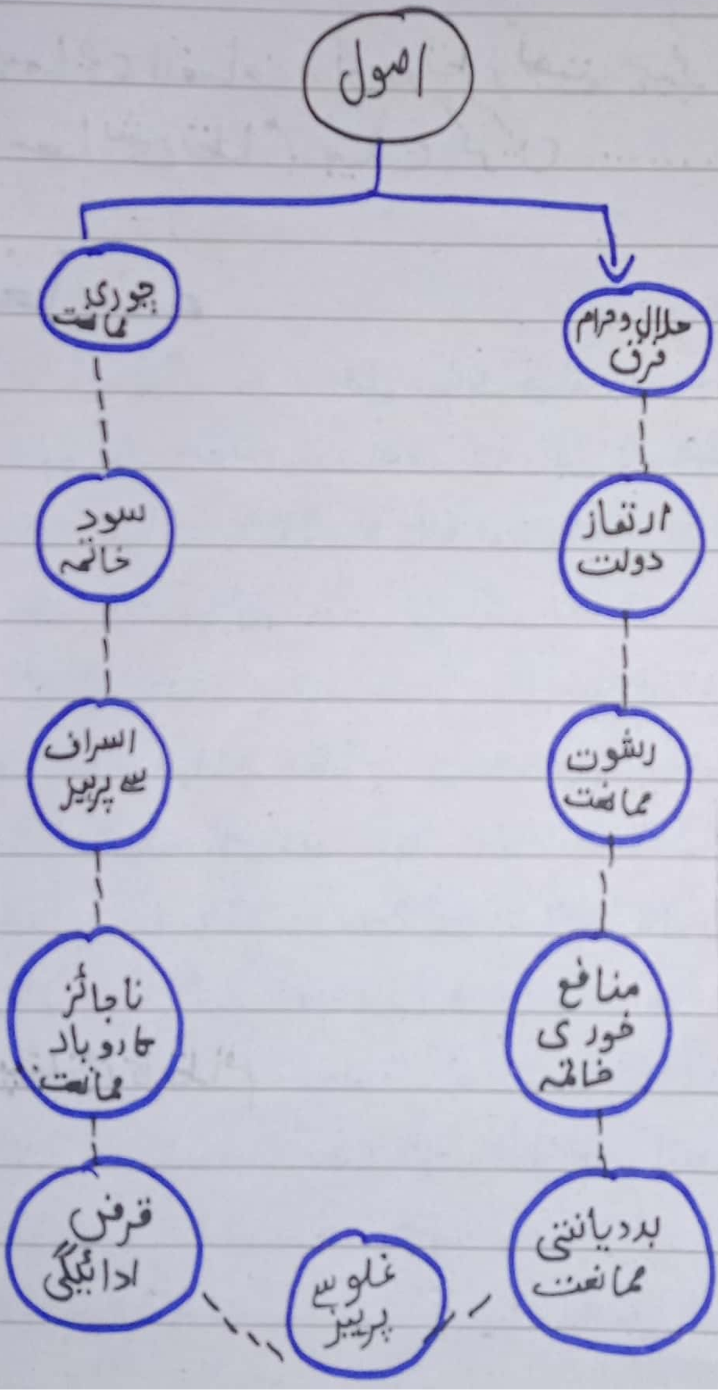

٥) چوری کی ممانعت

اسلام کا معاشی نظام چوری شدہ مال و دولت کی نفی کرتا ہے۔ چوری کے ذریعہ حاصل کردہ مال حرام قرار دیتا ہے۔ کیونکہ چوری نہ صرف سماجی انصاف کے تقاضوں کے متصادم ہے بلکہ ایک ناجائز طریقہ ہے۔ اسلام میں سختی سے ممانعت ہے۔

ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اے محمد ﷺ! آپ ﷺ اس فاطمہ نامی عورت جس نے چوری کی اس کی سفارش کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **اگر اس کی جگہ فاطمہ بنت محمد ﷺ** بھی ہوتیں تو بھی ان کے ہاتھ کاٹ دیتا۔

٥) سود کا خاتمہ

اسلامی معاشی نظام میں سود کو حرام کر دیا ہے۔ اس کو ناجائز ممنوع قرار دیا ہے جس سے مقروض مزید مالی بوجھ کا شکار ہو جاتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: **بے شک اللہ پاک سود کو مٹاتا ہے۔**

سود اور اس کا کاروبار کرنے والے کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ **سود اللہ پاک کے ساتھ کھلی جنگ ہے۔**

بدقسمتی، موجودہ دور میں اسلامی ممالک میں سودی نظام رائج اور قائم ہے۔ جو اسلام

کے معاشی نظام کی نفی کرتا ہے

۰) رشوت ستانی خاتمہ

دین اسلام کے معاشی نظام میں رشوت ستانی کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ رشوت دے کر کام کرنا اسلامی اصولوں کے منافی ہے۔

حدیث: **رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔**

۰) قرض کی ادائیگی کا حکم

دین اسلام کے معاشی نظام کا ایک اہم اصول قرض پر لی گئی چیز یہ رقم کی ادائیگی لازمی ہے۔ کیونکہ کسی کے مال پر غاصب بن کر بیٹھ جانا ایک دوسرے پر یقین کو ختم کردیتا ہے اور سماجی اصولوں کی پامالی کا باعث ہے۔

آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

قرض قابل ادائیگی ہے اور عاریتاً لی ہوئی چیز بھی واپس کرنی چاہیے۔

۰) حلال و حرام میں فرق

اسلامی معاشی نظام حلال و حرام ذرائع سے مال حاصل کرنے میں فرق و فہم کرتا ہے۔ حرام ذرائع سے مال و دولت کا حصول دیگر مذاہب میں جائز ہے مگر اسلام میں اس کی قطعاً اجازت نہ

___/___/202 Day:______

نہیں ہے۔

آیت: اے ایمان والو! حلال اور پاک چیز کھاؤ۔

(۰ اسراف سے پرہیز

اسلام میں اسراف سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسلامی معاشی نظام بے جا خرچ کرنے اور بے جا کنجوسی کی مخالفت کرتا ہے اور میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسراف مال کا ضائع ہے۔

آیت: کھاؤ پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔

(۰ غلو سے پرہیز

غلو سے پرہیز بھی اسلام کے معاشی نظام کا ایک اہم اصول ہے۔ آپ نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا:

غلو سے اجتناب کرو کیونکہ تم سے پہلے قومیں بھی اسی وجہ سے ہلاک ہوئی۔

(۰ ارتکاز دولت کا خاتمہ

اسلامی معاشی نظام ارتکاز دولت کے خاتمہ پر زور دیتا ہے۔ اس نظام میں مال و دولت

کو چند ہاتھوں میں محدود نہیں رکھا جاتا بلکہ
امراء و غرباء میں منصفانہ تقسیم پر زور دیا
جاتا ہے۔ کیونکہ ارتکاز دولت معاشی استحصال
کا موجب ہے۔ زکوٰۃ و صدقات کا نظام اسلامی
معاشی نظام میں ارتکاز دولت کو ختم کرتا ہے۔

**آیت : اور ان کے امراء سے لی جاتی ہے اور
غرباء میں تقسیم کردی جاتی ہے۔**

۰) معاشی امور میں بردیانتی کی ممانعت

اسلام کا معاشی نظام بددیانتی کی سختی سے
ممانعت کرتا ہے۔ بددیانتی امانت داری کے
اصول کے منافی ہے اور اسلام میں اس کی
کسی صورت اجازت نہیں۔
ایک مرتبہ آپ ﷺ بازار میں گئے تو ایک گیہوں دار
کی دوکان پر رک گئے اور گیہوں میں ہاتھ ڈال کر
دیکھا تو نیچے والی میں نمی تھی تو آپ ﷺ نے دوکان
دار کو اس طرح کی بددیانتی کرنے سے منع فرمایا۔

۰) ناجائز منافع خوری کی ممانعت

اسلامی معاشی نظام کا ایک اہم اصول ناجائز
منافع خوری سے اجتناب ہے کیونکہ اس سے
خریداروں پر بوجھ پڑتا ہے اور غریب مزید

__/__/202 Day:____

غریب ہو جاتا ہے
اسلامی معاشی نظام کے یہ رہنما اصول ہی
اس کو دوسرے نظاموں سے ممتاز بناتے ہیں۔

جدید دور اور معاشی اصول

جدید دور میں معاشی اسلامی اصول پر عمل نہ ہونے کے برابر ہے۔ سود کا نظام عام، مختلف قرض کے گول چکر میں پھنس چکے ہیں، رشوت ستانی، ناجائز منافع خوری اور اسراف وغیرہ نے اس حد تک مضبوط قدم جما لیے ہیں کہ ان کا خاتمہ اگرچہ مشکل ہے مگر ناممکن نہیں۔
ضرورت اس امر کی ہے سب سے پہلے بنیادی **نظام کو سود سے پاک** کیا جائے۔ تاکہ سود کے شر کا خاتمہ ہو سکے۔ اور مقروض قرض کے بوجھ سے بآسانی باہر نکل سکے۔
قرض حسنہ کا اجراء کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے ذریعے لوگ قرض لے کر اپنی ضروریات بھی پوری کر سکیں گے اور سود سے بھی بچ جائیں گے۔

چوری کا خاتمہ

چوری چاہے حکومتی سطح پر ہو یا عوامی سطح پر اس کی سخت سے سخت سزا مقرر ہونی چاہیے جیسا کہ اسلام میں ہاتھ

___/___/202 Day:______

کاٹنے کی سزا موجود ہے تاکہ چوروں کی حوصلہ شکنی ہو اور اسلامی معاشی اصول پر عمل ہوسکے۔

• ارتکاز دولت کا سدباب

ارتکاز دولت کے خاتمہ کے اصول کو جدید دور میں لاگو کرنے کے لیے ضروری ہے زکوۃ کے نظام پر سختی سے عمل کیا جائے اور زکوۃ کی رقم ان کے اصل حق داروں تک پہنچائی جائے۔

• رشوت ستانی ۔ نااہلی

رشوت ستانی چونکہ اسلام کے معاشی اصولوں کے منافی ہے لہٰذا جو حکومتی عہدہ دار رشوت کے بدلے کام کرے اس کو نااہل کر دیا جائے تاکہ آئندہ کسی شخص کی ہمت نہ ہو کہ وہ رشوت لے اور دے

• ناجائز منافع خوری ۔ سزا

ناجائز منافع خوری کے خاتمے کے لیے ضروری ہے حکومتی عہدیداران ایسے منافع خوروں کے خلاف سخت کاروائی کریں اور بھاری جرمانہ کریں۔

• حلال و حرام میں فرق نمایاں کریں

اس کے علاوہ حلال و حرام میں فرق نمایاں

___/___/202   Day:______

کرنے کے لیے لوگوں کو دینی اصولوں کے متعلق آگاہی دی جائے اور حرام ذرائع جیسے شراب خانے سے حاصل کردہ مال کو حکومتی سطح پر ضبط کر لیا جائے۔

خلاصہ

اسلام کا معاشی نظام ایک جامع اور سماجی اصولوں پر مبنی نظام ہے۔ اگرچہ موجودہ دور پر اس پر عمل کرنا بہت مشکل ہے مگر ناممکن نہیں ہے بس پہلا قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اسلامی معاشی نظام انسانی فلاح و کامیابی کا ضامن ہے۔

CamScanner